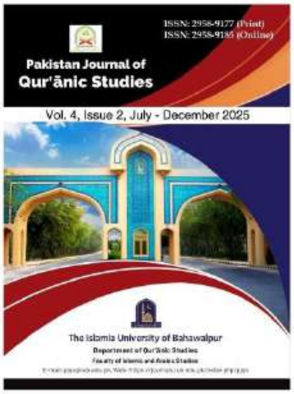

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 4, Issue 2, July – December 2025, Page no. 117-133

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/289

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4319

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **The Agricultural System of the Rashidun Caliphate and Modern State Policies**

Author (s):

Dr. Manzoor Ahmad
Assistant professor, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan. drmanzoor67@gu.edu.pk

Atta Ur Rehman Saddiqi
Visiting Lecturer, University of Layyah / Ph.D Scholar, Department of Islamic studies & Arabic, Gomal university, Dera Ismail Khan. saddiqi3939@gmail.com

Muhammad Zahid Nawaz
Visiting Lecturer, University of Layyah. zahidiribzu1517@gmail.com

Received on: 05 December, 2025
Accepted on: 07 December, 2025
Published on: 19 December, 2025

Citation: Dr. Manzoor Ahmad, Atta Ur Rehman Saddiqi, and Muhammad Zahid Nawaz. 2025. " خلافتِ راشدہ کا زرعی نظام اور جدید ریاستی پالیسیاں: The Agricultural System of the Rashidun Caliphate and Modern State Policies". *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 4 (2):117-33. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4319.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

خلافتِ راشدہ کا زرعی نظام اور جدید ریاستی پالیسیاں

The Agricultural System of the Rashidun Caliphate and Modern State Policies

Dr. Manzoor Ahmad
Assistant professor, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan. drmanzoor67@gu.edu.pk
Atta Ur Rehman Saddiqi
Visiting lecturer, University of Layyah / Ph.D Scholar, Department of Islamic studies & Arabic, Gomal university, Dera Ismail Khan. saddiqi3939@gmail.com
Muhammad Zahid Nawaz
Visiting Lecturer, University of Layyah. zahidiribzu1517@gmail.com

Abstract

The period of the Rashidun Caliphate (11–40 AH / 632–661 CE) occupies a central place in the history of Islamic civilization. It represents the formative era in which the foundations of Islamic governance, economy, and social justice were practically implemented under the leadership of the Rightly Guided Caliphs — Abu Bakr al-Ṣiddīq, ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb, ʿUthmān ibn ʿAffān, and ʿAlī ibn Abī Ṭālib (may Allah be pleased with them all). Among the various administrative and economic developments of this era, the ***agricultural system*** *stands out as a cornerstone of economic stability, food security, and social welfare. Agriculture was not only a means of livelihood but also a manifestation of the Qur'ānic vision of productive labor, justice in resource distribution, and the ethical stewardship of land. The Rashidun Caliphs introduced policies that balanced ownership rights with social responsibility. Through instruments such as* ***'ushr (tithe), kharāj (land tax), fay' (state revenue from non-military sources),*** *and the establishment of public lands, the state ensured a fair and sustainable management of agricultural resources. These measures reflected the Caliphs' commitment to equity, efficiency, and public interest (maṣlaḥah).*

The agricultural policy of this era also laid the foundation for later Islamic economic institutions. It combined the principles of divine guidance (Sharīʿah) with pragmatic administrative reforms. Under ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb in particular, land surveys, irrigation projects, and tax reforms were introduced to enhance productivity while preventing the concentration of wealth. Such balanced policies made the agricultural sector a model of Islamic economic justice. In the context of contemporary discussions on sustainable development and ethical economics, revisiting the agricultural system of the Rashidun Caliphate offers valuable insights. It highlights how early Islamic governance integrated faith, economy, and social responsibility into a unified frame work one that ensured both material prosperity and moral accountability.

Keywords: *Rashidun Caliphate, Islamic Governance, Agricultural System, Social Welfare, Administrative Reforms.*

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4319

تمہید:

خلفائے راشدین نے قرآن و سنت کی روشنی میں ایسے اصولِ زراعت متعین کیے جو عدل، مساوات، اور اجتماعی مفاد پر مبنی تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں بیت المال کی بنیاد رکھی گئی، جس سے زرعی پیداوار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو منظم انداز میں جمع اور تقسیم کیا گیا۔ حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہد میں زرعی نظام نے ادارہ جاتی شکل اختیار کی — مفتوحہ زمینوں کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ انہیں فوجی انعام کے طور پر تقسیم کرنے کے بجائے ریاستی ملکیت (اراضی خراجیہ) کے طور پر برقرار رکھا جائے تاکہ ان سے حاصل ہونے والا خراج (Land Tax) بیت المال میں جمع ہو اور تمام شہریوں کی فلاح پر صرف ہو۔ یہ پالیسی جدید دور کے Land Nationalization یا Public Ownership کے اصول سے مشابہ ہے۔

اسی طرح خراج اور عشر کے نظام کو منصفانہ خطوط پر استوار کیا گیا۔ زمین کی زرخیزی، آبپاشی کے ذرائع، اور پیداوار کی نوعیت کے مطابق ٹیکس کی شرح مقرر کی گئی۔ اس سے ریاستی آمدنی میں استحکام آیا اور کسان پر غیر ضروری بوجھ بھی نہ پڑا۔ ایک ایسا توازن جس کی مثال جدید Progressive Tax System میں ملتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے نہری نظام (Canal System) کو وسعت دینے کے لیے بڑے پیمانے پر سرکاری منصوبے شروع کیے۔ عراق، مصر، اور شام میں نئی نہریں کھدوائی گئیں تاکہ بنجر زمینوں کو آباد کیا جا سکے۔ یہ اقدامات دراصل اس وقت کے پبلک انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کی مثال تھے، جو آج کے دور کے سائنس آف واٹر مینجمنٹ اور سسٹین ایبل ایگری کلچر کے قریب تر ہیں۔

اسی طرح حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں تجارتی اور زرعی ترقی کے باہمی تعلق پر زور دیا گیا۔ پیداوار میں اضافے کے لیے سرمایہ کاری کے دروازے کھولے گئے، جس سے دیہی معیشت کو تقویت ملی۔ جب کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ کے زمانے میں کسانوں کے حقوق اور معاشی انصاف کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ زمین کے غیر منصفانہ قبضے، پانی کے ناجائز استعمال، اور مزدوروں کے استحصال کی روک تھام کے لیے واضح ہدایات جاری کی گئیں۔

چنانچہ خلفائے راشدینؓ نے زراعت کو محض پیداوار کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک دینی و اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا۔ قرآن کریم میں زمین کی آبادکاری (عِمَارَةُ الأَرْض) کو انسان کی خلافت کا حصہ قرار دیا گیا، اسی تصور کے تحت زمین کو بیکار رکھنا ناپسندیدہ سمجھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ادوار میں زراعت نہ صرف معاشی طاقت بلکہ اخلاقی و روحانی فلاح کا مظہر بن گئی۔

یہ تمام اصول آج کے جدید دور میں بھی پائیدار زرعی ترقی (Sustainable Agricultural Development)، وسائل کے منصفانہ استعمال (Resource Equity)، اور ماحولیاتی توازن (Environmental Balance) کے تناظر میں نہایت موزوں اور قابلِ عمل ہیں۔ اگر جدید اسلامی ریاستیں خلافتِ راشدہ کے ان اصولوں کو اپنی

زرعی پالیسیوں میں شامل کریں تو وہ خوراک میں خود کفالت، معاشی استحکام، اور سماجی انصاف کے وہی اہداف حاصل کر سکتی ہیں جو خلافتِ راشدہ کے دور کی نمایاں خصوصیات تھیں۔

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کی اہمیت:

اسلامی ریاست میں زراعت کو خاص اہمیت دی گئی کیونکہ یہی ذریعہ خوراک کی پیداوار اور معاشی استحکام کا ضامن تھا۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، اور حضرت علیؓ کے ادوار میں زراعت کی ترقی کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے، جن میں نہری نظام، اراضی کی تقسیم، ٹیکس کے عادلانہ اصول، اور بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی پالیسی شامل تھی۔[1]

خلافتِ راشدہ میں زرعی نظام کے بنیادی اصول: خلافتِ راشدہ میں زمین کی ملکیت کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا:

"عشری زمین: وہ زمینیں جو مسلم کاشتکاروں کے زیرِ استعمال تھیں اور ان پر عشر نافذ تھا۔

خراجی زمین: وہ زمینیں جو غیر مسلموں کے قبضے میں تھیں اور ان پر خراج وصول کیا جاتا تھا۔

موات (بنجر) زمینیں: وہ زمینیں جو غیر آباد تھیں، ان کو آباد کرنے والے افراد کو ان کا مالک بنا دیا جاتا تھا۔"[2]

خراج اور عشر کا نظام: حضرت عمرؓ نے خراجی زمینوں کو ریاستی ملکیت میں رکھتے ہوئے ان پر محصول عائد کیا، تاکہ ریاستی آمدنی میں اضافہ ہو اور زراعت کو نقصان نہ پہنچے۔ عشر کی شرح بھی مقرر کی گئی، جو آبپاشی کے مختلف ذرائع کے مطابق 5٪ یا 10٪ تھی۔[3]

آبپاشی اور نہری نظام: خلافتِ راشدہ میں نہری نظام کو ترقی دی گئی۔ حضرت عمرؓ نے نہریں کھدوائیں، پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا، اور آبپاشی کے مسائل کے حل کے لیے اقدامات کیے۔ دریائے نیل سے نہریں نکال کر مصر کی زمین کو سیراب کیا گیا۔[4]

---

[1] Ibn Saʿd, Muḥammad b. Saʿd al-Baṣrī, *al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, Cairo: Maktabat al-Khānjī, 2001, vol. 3, p. 212.

[2] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 27.

[3] Ibid., p. 284

[4] Ibn Kathīr, Ismāʿīl b. ʿUmar, *al-Bidāyah wa al-Nihāyah*, Saudi Arabia: Dār Ibn al-Jawzī, 1998, vol. 7, p. 107.

زرعی ٹیکس میں نرمی اور کسانوں کے حقوق: حضرت عمرؓ کے دور میں زرعی ٹیکس کے نظام کو بہتر بنایا گیا اور کسانوں کو ان کی محنت کا پورا صلہ دیا گیا۔ اگر کسی علاقے میں قحط پڑتا تو ٹیکس میں نرمی کر دی جاتی یا اسے معاف کر دیا جاتا۔[5]

بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی ترغیب: حضرت عمرؓ نے اعلان کیا کہ جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے گا، وہ اس کا مالک بن جائے گا۔ اس پالیسی نے کاشتکاری کے رجحان میں اضافہ کیا اور زرعی پیداوار میں ترقی ہوئی۔[6]

زراعت میں جدید طریقوں کا فروغ: عہدِ خلافتِ راشدہ میں زمین کی زرخیزی بڑھانے کے لیے کھادوں اور بہتر بیجوں کے استعمال کو فروغ دیا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے کھجوروں اور انگوروں کے باغات کو ترقی دی اور زرعی اجناس کی پیداوار بڑھانے پر توجہ دی۔[7]

زراعت اور تجارت کا تعلق: خلافتِ راشدہ میں زرعی اجناس کی منڈیوں میں فروخت اور ان کی برآمد کو آسان بنایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے تجارتی قافلوں کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا تاکہ زرعی پیداوار کو دوسرے علاقوں تک پہنچایا جا سکے۔[8] عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کو اسلامی معیشت کی بنیاد سمجھا جاتا تھا اور اس کی ترقی کے لیے مؤثر اقدامات کیے گئے۔ زمین کی منصفانہ تقسیم، خراج اور عشر کا منظم نظام، آبپاشی کی ترقی، کسانوں کے حقوق کی حفاظت، اور زرعی تجارت کو فروغ دینے کی پالیسیوں نے اسلامی ریاست میں زراعت کو مستحکم کیا۔ یہ اصول آج بھی اسلامی معیشت کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔[9]

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زرعی نظام: خلافتِ راشدہ کے دور میں زراعت ریاستی معیشت کا ایک بنیادی ستون تھی، اور اس کی ترقی کے لیے خلفائے راشدین نے مختلف اقدامات کیے۔ اس دور میں زراعت کی ترقی صرف اقتصادی لحاظ سے ہی اہم نہیں تھی، بلکہ اسے اسلامی اصولوں کے تحت عدل و انصاف کے ساتھ منظم کیا گیا۔ اس میں زمین کی تقسیم، محصولات، کسانوں کے حقوق، اور ریاستی پالیسیوں کے ذریعے زراعت کی بہتری کو یقینی بنایا گیا۔

---

5 Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 44.

6 al-Suyūṭī, ʿAbd al-Raḥmān b. Abī Bakr, *Tārīkh al-Khulafāʾ*, Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1990, p. 142.

7 al-Ṭabarī, Muḥammad b. Jarīr, *Tārīkh al-Umam wa al-Mulūk*, Cairo: Dār al-Maʿārif, 1990, vol. 4, p. 68.

8 Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 312.

9 Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān b. Muḥammad, *al-Muqaddimah*, Beirut: Dār al-Fikr, 2000, vol. 1, p. 311.

خلافتِ راشدہ میں زمین کی ملکیت کی اقسام:

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زمین کی ملکیت کے مختلف درجے مقرر کیے گئے تاکہ انصاف کے اصولوں کو مدنظر رکھا جا سکے اور زمین کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو۔

i. **عشری زمین:** وہ زمینیں جو مسلمانوں کی ملکیت تھیں اور ان پر عشر (10٪ یا 5٪ زرعی پیداوار) عائد تھا۔ ان زمینوں کو اسلامی ریاست میں رہنے والے مسلمان کسانوں کے سپرد کیا جاتا تھا۔[10]

ii. **خراجی زمین:** وہ زمینیں جو غیر مسلموں کے قبضے میں تھیں، لیکن اسلامی ریاست نے ان پر خراج مقرر کر دیا تھا۔ اس کا مقصد زمین کی پیداوار کو برقرار رکھنا اور ریاستی آمدنی میں اضافہ کرنا تھا۔[11]

iii. **موات (بنجر) زمینیں:** وہ زمینیں جو غیر آباد تھیں اور حکومت کی ملکیت شمار کی جاتی تھیں۔ اگر کوئی فرد ایسی زمین کو آباد کر دیتا تو وہ اس کا مالک بن جاتا۔[12]

زرعی ٹیکس اور محصولات: خلافتِ راشدہ میں محصولات کے نظام کو شریعت کے اصولوں کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا، تاکہ زمینداروں اور کاشتکاروں پر غیر ضروری بوجھ نہ ڈالا جائے۔

i. **عشر کا نظام:** جو زمین بارش کے پانی پر انحصار کرتی تھی، اس پر 10٪ عشر لیا جاتا تھا۔ جو زمین کنوؤں یا نہروں کے ذریعے سیراب کی جاتی تھی، اس پر 5٪ عشر مقرر کیا گیا تھا۔[13]

ii. **خراج کا نظام:** حضرت عمرؓ نے زرعی پیداوار پر خراج کا عادلانہ نظام رائج کیا، جس کے تحت زمین کی زرخیزی اور پیداوار کے مطابق ٹیکس لیا جاتا تھا۔ اگر کسی علاقے میں قحط پڑتا تو خراج میں کمی یا معافی دی جاتی تھی۔[14]

---

[10] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 30.

[11] Ibid., p. 285.

[12] al-Suyūṭī, ʿAbd al-Raḥmān b. Abī Bakr, *Tārīkh al-Khulafāʾ*, Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1990, p. 143.

[13] Ibn Saʿd, Muḥammad b. Saʿd al-Baṣrī, *al-Ṭabaqāt al-Kubrā,* Cairo: Maktabat al-Khānjī, 2001, vol. 3, p. 215.

[14] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 48.

آبپاشی کا نظام اور نہری اصلاحات: حضرت عمر فاروقؓ نے اسلامی ریاست میں زرعی ترقی کے لیے نہری نظام کو بہتر بنایا۔ اس مقصد کے لیے نہریں کھدوائی گئیں اور آبی وسائل کو منظم کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کے حکم پر مدینہ کے قریب ایک بڑی نہر بنائی گئی جو یمامہ کے علاقے کو سیراب کرتی تھی۔ مصر میں دریائے نیل سے نہریں نکالی گئیں، جس سے زراعت میں اضافہ ہوا۔ عراق میں دجلہ اور فرات کے درمیان مختلف نہریں بنائی گئیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ زمین قابلِ کاشت ہو سکے۔[15]

کسانوں کے حقوق اور ریاستی سرپرستی: عہدِ خلافتِ راشدہ میں کسانوں کو مختلف حقوق اور سہولتیں دی گئیں تاکہ زراعت ترقی کر سکے اور کسانوں کو ظلم و استحصال سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اگر کوئی کسان اپنی زمین کو چھوڑ دیتا تھا تو حکومت اس کے زمین چھوڑنے کی وجوہات جاننے کی کوشش کرتی تھی اور اگر کسان کو مشکلات کا سامنا ہوتا تو اسے مدد فراہم کی جاتی تھی۔ زراعت کے فروغ کے لیے بیج اور دیگر ضروری سامان ریاستی سطح پر فراہم کیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں کسانوں کو قرض حسنہ دیا جاتا تھا تاکہ وہ اپنی زمین کو بہتر انداز میں کاشت کر سکیں۔[16]

زرعی پیداوار میں اضافہ اور جدید تکنیکوں کا فروغ:

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے:

"زمین کی زرخیزی کو بڑھانے کے لیے کھاد اور بہتر بیجوں کے استعمال پر زور دیا گیا۔

درختوں کی کاشت پر خصوصی توجہ دی گئی، خاص طور پر کھجور، انگور، اور زیتون کے باغات لگائے گئے۔ زرعی پیداوار کو منڈیوں میں پہنچانے کے لیے راستے بہتر بنائے گئے۔"[17]

اسلامی زراعت کے اصول اور اس کے اثرات:

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کے اصول درج ذیل تھے:

"عدل و انصاف: کسانوں پر غیر ضروری ٹیکس عائد نہیں کیے جاتے تھے۔

زمین کی آبادکاری: بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی ترغیب دی جاتی تھی۔

محصولات میں نرمی: قدرتی آفات یا قحط کی صورت میں ٹیکس میں کمی یا معافی دی جاتی تھی۔

---

[15] Ibn Kathīr, Ismāʿīl b. ʿUmar, *al-Bidāyah wa al-Nihāyah*, Saudi Arabia: Dār Ibn al-Jawzī, 1998, vol. 7, p. 110.

[16] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 290.

[17] al-Ṭabarī, Muḥammad b. Jarīr, *Tārīkh al-Umam wa al-Mulūk*, Cairo: Dār al-Maʿārif, 1990, vol. 4, p. 75.

تجارت وزراعت کا فروغ: زرعی اجناس کی تجارت کو فروغ دیا گیا اور مارکیٹ سسٹم کو منظم کیا گیا۔ اسی طرح ریاستی سطح پر حکومت زرعی امور کی نگرانی کرتی اور کسانوں کو معاونت فراہم کرتی تھی۔"[18]

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کو ایک مضبوط معیشتی اور سماجی ستون کے طور پر ترقی دی گئی۔

"حضرت عمرؓ اور دیگر خلفائے راشدین نے زمین کی منصفانہ تقسیم، خراج اور عشر کے معتدل نظام، آبپاشی کے فروغ، اور کسانوں کے حقوق کی پاسداری کو یقینی بنایا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں اسلامی ریاست میں زراعت کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور معیشت مستحکم ہوئی۔ اگر آج بھی ان اصولوں کو اپنایا جائے تو زرعی ترقی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔"[19]

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زرعی ترقی کے منفرد پہلو

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت نہ صرف اقتصادی بقا کا ذریعہ تھی بلکہ اسلامی ریاست کی ترقی کا ایک اہم عنصر بھی تھی۔ اس دور میں زراعت کے فروغ کے لیے جو پالیسیاں اپنائی گئیں، ان کا اثر بعد کی اسلامی سلطنتوں پر بھی پڑا۔ ذیل میں ان منفرد پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے جو عام طور پر زرعی نظام کی روایتی بحث میں شامل نہیں کیے جاتے۔

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کا سماجی اور اخلاقی اثر:

اسلام نے زراعت کو محض اقتصادی سرگرمی کے طور پر نہیں دیکھا بلکہ اسے ایک نیکی اور صدقہ جاریہ کے طور پر بھی تسلیم کیا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة"[20]

"کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیت بوئے، اور اس میں سے پرندے، انسان یا جانور کھائیں، تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔"

حضرت عمرؓ نے بھی زراعت کو ایک سماجی فریضہ سمجھتے ہوئے لوگوں کو درخت لگانے اور کھیتوں کو آباد رکھنے کی ترغیب دی۔[21]

---

[18] Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān b. Muḥammad, *al-Muqaddimah*, Beirut: Dār al-Fikr, 2000, vol. 1, p. 320.

[19] Mujianto, Dwi. "Islamic Economy in the Era of Caliph Umar bin Khattab." *Munich Personal RePEc Archive (MPRA)*, No. 87819, April 2018

[20] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad b. ʿAlī, *Fatḥ al-Bārī*, Beirut: Dār al-Rayān lil-Turāth, 1986, vol. 4, p. 576, ḥadīth no. 2195.

دیہی ترقی اور گاؤں کی منصوبہ بندی: خلافتِ راشدہ کے دور میں زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ دیہی زندگی کی بہتری کے لیے بھی اقدامات کیے گئے۔ زراعت کے فروغ کے لیے نئے گاؤں بسائے گئے اور کسانوں کو مفت زمینیں فراہم کی گئیں۔ پانی کے ذرائع تک آسان رسائی کو یقینی بنانے کے لیے کنویں اور نہریں بنوائی گئیں۔ گاؤں کی معیشت کو خود کفیل بنانے کے لیے مال مویشی پالنے اور باغبانی کو فروغ دیا گیا۔[22]

موسمیاتی تبدیلیوں کے مطابق زراعت کا انتظام: عہدِ خلافتِ راشدہ میں موسمیاتی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے زرعی پالیسیاں ترتیب دی گئیں:

"خشک سالی کے علاقوں میں کھجور اور زیتون جیسے کم پانی استعمال کرنے والے درخت لگائے گئے۔ زیادہ پانی کی ضرورت والے کھیتوں کے لیے نئے نہری نظام متعارف کرائے گئے۔

قحط کے دوران حکومت نے غلہ ذخیرہ کرنے کا نظام رائج کیا تاکہ غذائی بحران سے بچا جا سکے۔"[23]

زمین کی پیداوار میں اضافہ کے لیے تحقیق اور ترقی: خلفائے راشدین کے دور میں زرعی تحقیق پر بھی زور دیا گیا تاکہ فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ حضرت علیؓ نے کسانوں کو بہتر بیج فراہم کرنے پر زور دیا۔ کھاد کے استعمال کو فروغ دیا گیا تاکہ زمین کی زرخیزی برقرار رہے۔ پانی کی بچت کے لیے کھیتوں کی جدید ترتیب متعارف کرائی گئی۔[24]

زرعی تجارت کے فروغ کے لیے اقدامات

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زرعی پیداوار کو بازاروں تک پہنچانے کے لیے مختلف اصلاحات کی گئیں:۔

i. زرعی اجناس کی ذخیرہ اندوزی پر سخت پابندی عائد کی گئی۔

ii. تجارتی قافلوں کو تحفظ فراہم کیا گیا تاکہ زرعی اجناس دوسرے علاقوں تک بآسانی پہنچ سکیں۔

iii. زکوٰۃ اور خراج کے نظام کے ذریعے مستحق افراد کو خوراک فراہم کی گئی، جس سے معاشی توازن برقرار رہا۔[25]

---

21 Ibn ʿAsākir, ʿAlī b. al-Ḥasan, *Tārīkh Dimashq*, Beirut: Dār al-Fikr, 1995, vol. 45, p. 321.

22 Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 298.

23 Ibn Kathīr, Ismāʿīl b. ʿUmar, *al-Bidāyah wa al-Nihāyah*, Saudi Arabia: Dār Ibn al-Jawzī, 1998, vol. 7, p. 115.

24 al-Ṭabarī, Muḥammad b. Jarīr, *Tārīkh al-Umam wa al-Mulūk*, Cairo: Dār al-Maʿārif, 1990, vol. 4, p. 85.

زرعی مزدوروں کے حقوق اور فلاح و بہبود:

اسی طرح اسلامی حکومت نے کسانوں اور زرعی مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا، کسانوں پر غیر ضروری ٹیکس عائد نہیں کیے گئے۔ مزدوروں کے لیے اجرت کی منصفانہ ادائیگی کو یقینی بنایا گیا۔ اور اگر کوئی کسان زمین کو کاشت نہ کر سکتا تو حکومت اس کے لیے متبادل ذرائع فراہم کرتی۔[26]

غیر مسلم کسانوں کے ساتھ رواداری: عہدِ خلافتِ راشدہ میں غیر مسلم کسانوں کے حقوق کا بھی خاص خیال رکھا گیا۔ انہیں خراج کے عوض زمین پر کاشت کی اجازت دی گئی اور مذہبی آزادی دی گئی۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیتے تو ان پر عشر کا نظام نافذ ہوتا اور خراج معاف کر دیا جاتا۔

کسی بھی غیر مسلم کسان پر جبری محنت یا ظلم نہیں کیا جاتا تھا۔[27] عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کے فروغ کے لیے جدید طرز کے اقدامات کیے گئے، جن میں دیہی ترقی، موسمیاتی حالات کے مطابق زراعت، تحقیق و ترقی، زرعی تجارت، مزدوروں کے حقوق، اور غیر مسلم کسانوں کے ساتھ حسن سلوک شامل تھے۔ ان اصولوں نے اسلامی ریاست کو زرعی معیشت کے لحاظ سے مستحکم کیا اور یہ اصول آج بھی زراعت کی ترقی کے لیے مشعلِ راہ بن سکتے ہیں۔[28]

خلفائے راشدینؓ نے زراعت کو ریاستی پالیسی (State Policy) کے طور پر اختیار کیا۔ حضرت عمرؓ نے عراق اور شام کی مفتوحہ زمینوں کو فوجی انعام کے طور پر تقسیم کرنے کی بجائے وقفِ عام (Public Endowment) قرار دیا، تاکہ زمین نسلوں تک امت کے مفاد میں رہے۔ یہی اصول آج کے جدید Land Nationalization یا Public Ownership کے قریب ہے۔

اسی طرح عشر اور خراج کے نظام نے زرعی پیداوار سے حاصل آمدن کو سماجی بہبود کے لیے استعمال کیا، جو آج کے Agricultural Tax & Welfare Model کی ابتدائی شکل ہے۔

---

25 Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān b. Muḥammad, *al-Muqaddimah*, Beirut: Dār al-Fikr, 2000, vol. 1, p. 327.

26 Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 56.

27 Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 320.

28 . Mujianto, Dwi. "Islamic Economy in the Era of Caliph Umar bin Khattab." *Munich Personal RePEc Archive (MPRA)*, No. 87819, April 2018. https://mpra.ub.uni-muenchen.de/87819/1/MPRA_paper_87819.pdf

زراعت کے اخلاقی و سماجی اصول:

اسلامی زرعی فلسفہ محض مادی ترقی نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی توازن بھی فراہم کرتا ہے۔ خلفائے راشدینؓ کے ادوار میں مزدور اور کسان کے حقوق محفوظ کیے گئے، اجرت میں انصاف کو یقینی بنایا گیا؛ زمین کو بیکار رکھنے کی ممانعت کی گئی اور ماحولیاتی توازن (Environmental Balance) کو برقرار رکھا گیا۔ چنانچہ یہ تمام پہلو آج کے عالمی مباحث، جیسے Sustainable Agriculture، Fair Trade, اور Ethical Economy سے براہِ راست مطابقت رکھتے ہیں۔

جدید دور میں معنویت اور رہنمائی:

آج دنیا کو ایسے زرعی و معاشی ماڈل کی ضرورت ہے جو دولت کو محدود طبقات میں جمع نہ ہونے دے، قدرتی وسائل کا پائیدار استعمال یقینی بنائے اور کسان کو عزت، تحفظ اور عدل فراہم کرے۔ چنانچہ خلافتِ راشدہ کا زرعی نظام ان تمام پہلوؤں کو دینی، اخلاقی اور عملی سطح پر یکجا کرتا ہے۔ اگر موجودہ مسلم ریاستیں ان اصولوں کو پالیسی سازی میں شامل کرلیں تو زرعی معیشت مستحکم ہوسکتی ہے، غربت میں نمایاں کمی لائی جاسکتی ہے اور ماحولیاتی و اخلاقی استحکام حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کے نظام کو صرف مالی فوائد کے تناظر میں نہیں دیکھا جاتا تھا، بلکہ اسے اسلامی اصولوں، عدل و انصاف، اور دیہی ترقی کے ایک جامع منصوبے کے طور پر منظم کیا گیا تھا۔ اس دور میں زرعی معیشت کو ایک مضبوط اور متوازن شکل دینے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے جو بعد کے اسلامی ادوار میں بھی نظیر بنے۔

زرعی اصلاحات اور پالیسی سازی:

خلافتِ راشدہ کے دوران زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے خصوصی زرعی پالیسیاں تشکیل دی گئیں، جن میں زمین کی تقسیم، پیداوار میں اضافہ، اور کسانوں کی فلاح و بہبود شامل تھے۔ زمین کی ملکیت کے قوانین کو واضح کیا گیا تاکہ ہر فرد کو زرعی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کا موقع ملے۔ حضرت عمرؓ نے زمین کے مالکانہ حقوق کے لیے جامع اصلاحات متعارف کرائیں تاکہ زمینوں کی غیر منصفانہ تقسیم روکی جاسکے۔ زمینوں کو بنجر ہونے سے روکنے کے لیے حکومت نے غیر آباد زمینوں پر قبضے کی حوصلہ شکنی کی۔[29]

آبی وسائل کا انتظام اور نہری ترقی: خلافتِ راشدہ میں آبی وسائل کی ترقی کے لیے جدید حکمتِ عملی اپنائی گئی تاکہ خشک سالی اور پانی کی کمی کے مسائل پر قابو پایا جاسکے۔ دریائے نیل، دجلہ، اور فرات سے نئی نہریں نکالی گئیں تاکہ زرخیز زمینوں کی آبپاشی ممکن ہو۔ حضرت عمرؓ نے مصر میں "نہرِ عمریہ" کھدوائی تاکہ زرعی زمینوں کو بہتر انداز میں سیراب کیا جا

---

[29] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 52.

سکے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں پانی ذخیرہ کرنے کے لیے خصوصی حوض اور تالاب بنائے گئے تاکہ خشک سالی کے دوران پانی کی قلت سے بچا جاسکے۔[30]

زرعی پیداوار میں اضافہ اور نئی تکنیکوں کا استعمال: خلفائے راشدین نے زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لیے روایتی اور جدید دونوں طریقے اپنانے پر زور دیا۔ کھاد اور بہتر بیجوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی گئی تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو۔ زرعی زمینوں میں تناوبِ زراعت (Crop Rotation) کا رواج ڈالا تاکہ زمین کی زرخیزی برقرار رہے۔ باغبانی کے شعبے کو بھی ترقی دی گئی، خاص طور پر کھجور، انگور، انجیر، اور زیتون کی پیداوار کو فروغ دیا گیا۔[31]

زرعی قرضہ جات اور مالی معاونت: عہدِ خلافتِ راشدہ میں زمینداروں اور کسانوں کو مالی امداد فراہم کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے تاکہ ان کی زرعی سرگرمیاں جاری رہیں۔ بیت المال کے ذریعے کمزور کسانوں کو قرضِ حسنہ دیا جاتا تھا تاکہ وہ اپنی زمین کو بہتر بنا سکیں۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے دوران کسانوں کو خصوصی رعایتیں دیں تاکہ وہ اپنی معیشت کو سنبھال سکیں۔ زرعی آلات کی خریداری میں کسانوں کی مدد کی جاتی تھی تاکہ زراعت کے جدید طریقوں کو فروغ دیا جاسکے۔[32]

زراعت میں خواتین کا کردار: عہدِ خلافتِ راشدہ میں خواتین کو زرعی معیشت میں ایک فعال کردار ادا کرنے کی اجازت دی گئی۔ خواتین کھیتی باڑی میں مردوں کے ساتھ کام کرتی تھیں اور زرعی پیداوار میں حصہ لیتی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ اگر کسی عورت کے پاس زرعی زمین ہو تو اسے کاشت کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ خواتین کو کھجور اور باغبانی کے کاموں میں خصوصی مہارت دی گئی اور انہیں مالی معاونت بھی فراہم کی گئی۔[33]

زمین کی تقسیم اور عادلانہ نظام: خلفائے راشدین نے زمین کی تقسیم میں انصاف کے اصولوں کو مدنظر رکھا تاکہ کسی بھی طبقے کو زرعی استحصال کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ زمین کی ملکیت کا اصول یہ تھا کہ جو زمین آباد کرے گا وہی اس کا مالک ہوگا۔ اگر

---

[30] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 310

[31] Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān b. Muḥammad, *al-Muqaddimah*, Beirut: Dār al-Fikr, 2000, vol. 1, p. 329.

[32] Ibn Saʿd, Muḥammad b. Saʿd al-Baṣrī, *al-Ṭabaqāt al-Kubrā,* Cairo: Maktabat al-Khānjī, 2001, vol. 3, p. 225.

[33] Ibn ʿAsākir, ʿAlī b. al-Ḥasan, *Tārīkh Dimashq*, Beirut: Dār al-Fikr, 1995, vol. 47, p. 210.

کوئی زمین مسلسل تین سال تک غیر آباد رہتی تو حکومت اسے کسی اور ضرورت مند کسان کو دے دیتی۔ زمین کی غیر منصفانہ تقسیم روکنے کے لیے خراجی اور عشری زمینوں کا علیحدہ علیحدہ حساب رکھا جاتا تھا۔[34]

غیر مسلم کسانوں کے لیے زرعی سہولیات: عہدِ خلافتِ راشدہ میں غیر مسلم کسانوں کے حقوق کو مکمل تحفظ دیا گیا تاکہ زرعی معیشت میں استحکام برقرار رہے۔ غیر مسلم کسانوں سے خراج وصول کیا جاتا تھا لیکن انہیں بھی زرعی سہولیات فراہم کی جاتی تھیں۔ اگر کوئی غیر مسلم کسان مسلمان ہو جاتا تو اس پر عشری زمین کے قوانین کا اطلاق ہوتا اور خراج معاف کر دیا جاتا۔ غیر مسلم کسانوں کو اسلامی ریاست میں آزادانہ کام کرنے کی اجازت تھی اور ان کے لیے الگ سے زرعی زمینوں کا بندوبست کیا جاتا تھا۔[35]

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کو صرف ایک اقتصادی سرگرمی کے طور پر نہیں بلکہ ایک معاشرتی، اخلاقی، اور ریاستی ذمہ داری کے طور پر فروغ دیا گیا۔ جدید تکنیکوں، منصفانہ زمین کی تقسیم، آبی وسائل کے بہتر استعمال، اور کسانوں کے حقوق کی حفاظت کے ذریعے اسلامی ریاست نے زرعی ترقی کی ایک مضبوط بنیاد رکھی، جو بعد کے اسلامی ادوار میں بھی جاری رہی۔ اگر آج بھی ان اصولوں کو اپنایا جائے تو زرعی نظام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور اسلامی طرزِ معیشت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔[36]

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کے مزید پہلو:

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت نہ صرف معیشت کا بنیادی ستون تھی بلکہ اسلامی معاشرتی انصاف اور عدل و مساوات کے اصولوں کا عملی مظہر بھی تھی۔ زرعی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے خلفائے راشدین نے جدید پالیسیاں متعارف کرائیں، جو زراعت کی ترقی، کسانوں کی فلاح و بہبود، اور ریاستی خوشحالی کا باعث بنیں۔

زرعی تحقیق اور ترقی: (Agricultural Research and Development)

خلافتِ راشدہ کے دور میں زراعت میں تحقیق اور ترقی کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے:

---

[34] al-Ṭabarī, Muḥammad b. Jarīr, *Tārīkh al-Umam wa al-Mulūk*, Cairo: Dār al-Maʿārif, 1990, vol. 4, p. 110.

[35] Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 330.

[36] . Mujianto, Dwi. "Islamic Economy in the Era of Caliph Umar bin Khattab." *Munich Personal RePEc Archive (MPRA)*, No. 87819, April 2018. https://mpra.ub.uni-muenchen.de/87819/1/MPRA_paper_87819.pdf

i. زرخیز اور غیر زرخیز زمینوں کے سائنسی تجزیے کا رواج ڈالا گیا تاکہ کاشتکاری کے لیے موزوں زمین کا انتخاب کیا جا سکے۔

ii. نئی فصلوں کے تجربات کیے گئے تاکہ زمین سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکے۔

iii. حضرت علیؓ نے خاص طور پر زرعی تحقیق پر زور دیا اور کسانوں کو جدید کاشتکاری طریقے سکھانے کی ترغیب دی۔[37]

موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے اقدامات:

عہدِ خلافتِ راشدہ میں زراعت کو قدرتی آفات اور موسمیاتی تبدیلیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے عملی اقدامات کیے گئے مثلاً۔

i. "خشک سالی کے دوران نہری نظام کو بہتر بنایا گیا تاکہ پانی کی فراہمی جاری رہے۔

ii. ایسے بیج متعارف کرائے گئے جو کم پانی میں بھی بہتر پیداوار دے سکیں۔

iii. ریاستی سطح پر غذائی ذخائر قائم کیے گئے تاکہ قحط کے دوران غذائی قلت کا سامنا نہ ہو۔"[38]

کھاد اور زمین کی زرخیزی میں اضافہ:

زمین کی زرخیزی بڑھانے کے لیے قدرتی کھادوں کا استعمال رواج دیا گیا۔

i. جانوروں کی کھاد اور نامیاتی اجزاء سے تیار کردہ کھاد کو فروغ دیا گیا۔

ii. بایو فرٹیلائزرز کے اصولوں پر فصلوں کی پیداوار میں بہتری کے تجربات کیے گئے۔

iii. کھیتوں کو مختلف فصلوں میں تقسیم کر کے زرخیزی کے اصولوں کو اپنایا گیا۔[39]

زرعی اجناس کی قیمتوں میں استحکام:

زرعی اجناس کی قیمتوں کو متوازن رکھنے کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے جیسے:

i. مصنوعی مہنگائی اور ذخیرہ اندوزی پر سخت پابندی عائد کی گئی۔

---

37 Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān b. Muḥammad, *al-Muqaddimah*, Beirut: Dār al-Fikr, 2000, vol. 1, p. 340.

38 al-Ṭabarī, Muḥammad b. Jarīr, *Tārīkh al-Umam wa al-Mulūk*, Cairo: Dār al-Maʿārif, 1990, vol. 4, p. 110.

39 Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 72.

ii. حکومت نے بازاروں میں اجناس کی قیمتوں کی نگرانی کے لیے خاص عہدے دار مقرر کیے۔

iii. اگر کسی علاقے میں فصل کی پیداوار کم ہوتی تو حکومت وہاں باہر سے غلہ منگوا کر قیمتوں کو اعتدال پر رکھتی۔[40]

کھیت مزدوروں اور کسانوں کے حقوق:

کسانوں کو بلاوجہ ٹیکسوں سے آزاد رکھا گیا تاکہ وہ آسانی سے زراعت کر سکیں۔

مزدوروں کی محنت کے مطابق اجرت دینے کا نظام قائم کیا گیا۔

اگر کوئی کسان قرض میں ڈوب جاتا تو بیت المال سے اس کی مدد کی جاتی تاکہ وہ دوبارہ زراعت شروع کر سکے۔[41]

زرعی زمینوں پر غیر مسلموں کے حقوق:

غیر مسلم کسانوں کو بھی اسلامی ریاست میں زرعی سہولیات فراہم کی جاتی تھیں جیسے:۔

انہیں زراعت کے لیے خصوصی زمینیں دی جاتی تھیں اور مناسب ٹیکس لاگو کیا جاتا تھا۔

ان کی زمینوں پر زبردستی قبضہ نہیں کیا جاتا تھا اور انہیں آزادانہ کام کرنے کی اجازت تھی۔

اگر کوئی غیر مسلم کسان مسلمان ہو جاتا تو اس کی زمین پر عائد خراج ختم کر دیا جاتا اور عشریہ کا نظام لاگو کیا جاتا۔[42]

زرعی آلات اور ٹیکنالوجی:

زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے مختلف زرعی آلات اور تکنیکوں کو فروغ دیا گیا۔

"ہل، درانتی، اور دیگر زرعی اوزاروں میں جدت پیدا کی گئی۔

آبپاشی کے لیے ایسے آلات متعارف کرائے گئے جو پانی کے استعمال کو مؤثر بناتے تھے۔

کھیتوں کی حد بندی کے اصول متعارف کرائے گئے تاکہ زمینوں پر تنازعات کم ہوں۔"[43]

---

[40] Ibid., p. 320.

[41] Ibn Saʿd, Muḥammad b. Saʿd al-Baṣrī, *al-Ṭabaqāt al-Kubrā,* Cairo: Maktabat al-Khānjī, 2001, vol. 3, p. 230.

[42] Ibn ʿAsākir, ʿAlī b. al-Ḥasan, *Tārīkh Dimashq*, Beirut: Dār al-Fikr, 1995, vol. 47, p. 215.

[43] Mujianto, Dwi. "Islamic Economy in the Era of Caliph Umar bin Khattab." *Munich Personal RePEc Archive (MPRA)*, No. 87819, April 2018. https://mpra.ub.uni-muenchen.de/87819/1/MPRA_paper_87819.pdf

زکوٰۃ اور عشر کا زرعی معیشت پر اثر:

اسلامی مالیاتی نظام میں زکوٰۃ اور عشر کو زراعت کی ترقی کے ایک اہم عنصر کے طور پر نافذ کیا گیا۔

عشر کا نظام نافذ کر کے زمینداروں کو یہ اصول دیا گیا کہ وہ زمین کی پیداوار کا ایک حصہ حکومت کو دیں تاکہ غرباء اور مساکین کی مدد ہو سکے۔

زکوٰۃ کے ذریعے زرعی مزدوروں اور چھوٹے کسانوں کی مدد کی جاتی تھی۔

زمین کی غیر منصفانہ تقسیم کو روکا گیا تاکہ چند افراد کے ہاتھ میں تمام زرعی دولت مرتکز نہ ہو۔[(44)]

زرعی تجارت اور برآمدات:

زرعی اجناس کو مقامی اور بین الاقوامی تجارت کا حصہ بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے۔

کھجور، گندم، جو، اور زیتون کی تجارت کو فروغ دیا گیا اور یہ اجناس دوسرے علاقوں میں برآمد کی گئیں۔

بازاروں میں اشیاء کی ترسیل کو آسان بنانے کے لیے راستوں اور قافلوں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

بیرونی دنیا کے ساتھ زرعی تجارت کو فروغ دینے کے لیے خصوصی قافلے روانہ کیے گئے۔[45]

خلاصۃ البحث:

خلافتِ راشدہ کا دور اسلامی تاریخ میں اس اعتبار سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے کہ یہ وہ دور تھا جب قرآن و سنت کے معاشی و عمرانی اصولوں کو عملی صورت میں نافذ کیا گیا۔ اس دور کے زرعی نظام میں زمین کو محض معیشت کا ذریعہ نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے عبادت، خدمتِ انسانیت اور عدلِ اجتماعی کے فروغ کا ایک مؤثر وسیلہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ خلفائے راشدینؓ نے زراعت کے فروغ کے لیے جامع پالیسی وضع کی، جس میں اراضی کی منصفانہ تقسیم، خراج و عشر کے متوازن و عادلانہ نظام، نہری و آبی وسائل کی ترقی، اور کسانوں کے حقوق کے تحفظ جیسے اقدامات شامل تھے۔ اس نظام کا بنیادی مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم، طبقاتی تفاوت کے خاتمے اور معاشرتی عدل کے قیام کو یقینی بنانا تھا۔

---

44 Qāḍī Abū Yūsuf, Yaʿqūb b. Ibrāhīm, *Kitāb al-Kharāj*, Beirut: Dār al-Maʿārif, 1979, p. 80.

45 al-Ṭabarī, Muḥammad b. Jarīr, *Tārīkh al-Umam wa al-Mulūk*, Cairo: Dār al-Maʿārif, 1990, vol. 4, p. 120.

عہدِ خلافتِ راشدہ کا زرعی ماڈل محض معاشی ترقی تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی تطہیر، اجتماعی بہبود، اور ریاستی عدل کا ضامن بھی تھا۔ اس کے نتیجے میں زراعت کو پائیدار استحکام، دیہی معیشت کو سرسبزی، اور عوام کو خوش حالی نصیب ہوئی۔ عصرِ حاضر کی مسلم ریاستوں کے لیے یہ ماڈل اس لحاظ سے مشعلِ راہ ہے کہ اگر وہ خلافتِ راشدہ کے اصول—امانت، دیانت، عدل، سماجی مساوات، پائیدار زراعت اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو اپنی پالیسیوں میں شامل کریں، تو وہ نہ صرف زرعی خود کفالت حاصل کر سکتی ہیں بلکہ ایک ایسا نظامِ معیشت قائم کر سکتی ہیں جو مادی خوش حالی کے ساتھ اخلاقی و انسانی فلاح کا بھی ضامن ہو۔